فتنوں کے اسباب اور ان سے بچنے کے طریقے

☆.....☆.....☆ عطاء اللہ شاہ آف کراچی متعلم دورہ تخصص جامعہ سلفیہ فیصل آباد ☆.....☆.....☆

اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کے بارے میں یہ طریقہ ہے کہ وہ اپنے بندوں کو آزماتا ہے تاکہ سچ جھوٹ سے واضح ہوجائے اور مومن منافق سے جدا ہوجائے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے(**الم احسب الناس ان یتر کوا ان یقولوا آمنا وھم لا یفتنون ولقد فتنا الذین من قبلھم فلیعلمن اللہ الذین صدقوا ولیعلمن الکاذبین**)العنکبوت)

ترجمہ؛ کیا لوگوں نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ ان کے صرف اس دعوے پر کہ ہم ایمان لائے ہیں ہم انہیں بغیر آزمائے ہوئے ہی چھوڑ دینگے؟ ان سے پہلے لوگوں کو بھی ہم نے خوب آزمایا یقیناً اللہ تعالیٰ انہیں بھی جان لے گا جو سچ کہتے ہیں اور انہیں بھی معلوم کریگا جو جھوٹے ہیں۔

ایک اور مقام پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا۔

یاایھاالذین آمنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم واعلموا ان اللہ یحول بین المرء قلبہ وانہ الیہ تحشرون Oواتقوا فتنۃ لاتصیبن الذین ظلموا منکم خاصۃ واعلموا ان اللہ شدید العقاب (الانفال)

ترجمہ؛ اے ایمان والو! تم اللہ اور اس کے رسولؐ کے کہنے کو بجالاؤ' جب کہ رسول تم کو ایسی چیز کی طرف بلاتے ہیں جو تم کو زندگی بخشتی ہے اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ آدمی کے اور اس کے دل کے درمیان آڑ بن جایا کرتا ہے اور یقیناً تم سب کو اللہ ہی کے پاس جمع ہونا ہے اور تم ایسے وبال سے بچو کہ جو خاص ان ہی لوگوں پر واقع نہ ہوگا جو تم میں سے ان گناہوں کے مرتکب ہوئے ہیں اور یہ جان لو کہ اللہ سخت سزادینے والا ہے۔

اور قرآن مجید میں کئی مقام پر فتنہ کا ذکر آیا ہے۔ جنکا ہم عنقریب دوران بحث تذکرہ کرینگے۔ اور اللہ تعالیٰ نے کئی آیات میں فتنے سے بچنے کا حکم دیا ہے۔

اللہ نے فرمایا؛**واعلموا انما اموالکم واولاد کم فتنہ وان اللہ عندہ اجر عظیم(انفال)**

ترجمہ؛ اور تم اس بات کو جان لو کہ تمہارے اموال اور تمہاری اولاد ایک امتحان کی چیز ہے اور اس بات کو بھی جان لو کہ اللہ کے پاس بہت بڑا اجر ہے۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ نعمتیں امتحان وآزمائش کیلئے عطا فرمائی ہیں۔

اور وہ یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ تم ان نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرتے ہو یا نہیں ان نعمتوں کی موجودگی میں اس کی اطاعت کرتے ہو یا ان دلچسپیوں میں کھو کر اس سے غافل ہو جاتے ہو۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ سے صحابہ کو ڈرایا اور آپ نے صحابہ کو ظاہری اور باطنی فتنوں سے پناہ مانگنے کا حکم دیا۔ اور فتنوں کی کثرت کے وقت ایک مومن یہ چاہے گا کہ وہ فتنوں سے بچنے اور دور رہنے کیلئے جتنی ممکن ہو کوشش کرے۔ اور کوئی بھاگنے کی جگہ یا راستہ تلاش کریگا تا کہ وہ ان فتنوں کو دور کر سکے۔

اور میں نے اس کی تقسیم مندرجہ ذیل طریقوں پر کی ہے۔

تمہید: فتنے کے لغوی و اصطلاحی معانی ہیں۔

☆ پہلی بحث: قرآن مجید میں فتنے کے معانی

☆ دوسری بحث: فتنوں کا ظاہر ہونا اور اس کی شدت

☆ تیسری بحث: فتنوں کے دور کرنے کے راستے۔

میں اللہ تعالیٰ سے مدد اور توفیق کا سوال کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ ہی سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل اور اصحاب پر۔

تمهید فتنه کا لغوی واصطلاحی معنی

فتنه کی لغوی تعریف:

یہ ثلاثی مجرد فعل فتن سے ماخوذ ہے کہتے ہیں **فتنت الذهب اذا ادخلته النار لتنظر ما جودته** (میں نے سونے کو پگھلایا) جب اس کو آگ میں داخل کیا تا کہ اس کی عمدگی کو دیکھے اور فتنہ آزمائش کو کہتے ہیں۔ اور ابن منظور نے ازہری اور دوسرے لوگوں سے نقل کیا ہے کہ فتنے کا معنی آزمائش یا امتحان لینا اور اس فتنے کی اصل اس قول سے ماخوذ ہے۔ **فتنت الذهب والفضة اذا اذبتها بالنار لتميز الردى من الجيد**

ترجمہ؛ میں نے سونے اور چاندی کو جانچنے کیلئے آگ میں پگھلایا تا کہ اس کی عمدگی بیکار سے ممتاز ہو جائے اور ابن اعرابی نے کہا۔ فتنہ سے مراد امتحان ہے۔ اور فتنہ مصیبت و مشقت مال، اولاد کفر اور لوگوں کا اختلاف بالرائے کرنا اور فتنہ سے مراد آگ میں جلانا ہے۔

فتنه کی اصطلاحی تعریف:

1- امام جوجانی فرماتے ہیں فتنہ یہ ہے کہ جس سے انسانی حالت باعتبار خیر اور شر کے واضح ہو جائے۔

کہا جاتا ہے کہ میں نے سونے کو پگھلایا جب اس کو آگ میں جلایا تا کہ معلوم ہو جائے کہ یہ خالص ہے یا ملاوٹ شدہ اور اسی فتنہ سے فتان ہے فتان وہ پتھر ہے کہ جس کے ذریعے سونے اور چاندی پر تجربہ کر کے

جانچا جائے۔

2- امام ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں فتنہ کی اصل یہ ہے کہ سونے کو آگ میں داخل کرنا تا کہ اس کا عمدہ پن اس کے ردی پن سے ظاہر ہو جائے پھر یہ استعمال کیا جانے لگا ہر معاملے میں کسی چیز کی آزمائش ہو جائے۔ (فتح الباری 11/2)

3- امام راغب الاصفہانی فرماتے ہیں کہ فتنہ ان افعال میں سے ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی ہوتا ہے اور بندے کی طرف سے بھی جس طرح مصیبت، قتل، عذاب اور اس کے علاوہ ناپسندیدہ امور۔ اور کبھی اللہ کی طرف سے ہوتا کسی حکمت کی بنا پر اور کبھی انسان کی طرف سے ہوتا ہے لیکن اس پر اللہ کا حکم نہیں ہوتا اور یہ انسان کی ضد اور ہٹ دھرمی کی بنا پر ہوتا ہے اسی وجہ سے اللہ نے کئی مقام پر فتنوں کی اقسام ذکر کر کے انسان کی مذمت کی ہے کہ فرمایا والفتنہ اشد من القتل (البقرہ 191) فتنہ قتل سے زیادہ سخت ہے ان الذین فتنوا المؤمنین (البروج؛10) بیشک جن لوگوں نے مسلمان مرد و عورتوں کو ستایا۔

ماانتم علیہ بفاتنین (الصافات) فاتنین بمعی گمراہ بہکے ہوئے

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان بایکم المفتون (القلم 6) تم میں سے مجنون کون ہے۔

اور فرمان؛ واحذر ھم ان یفتنون عن بعض انزل اللہ الیک (المائدہ 49)

اور ان سے ہوشیار رہیے کہ کہیں یہ آپ کو اللہ کے اتارے ہوئے حکم سے ادھر ادھر نہ کریں (مفردات القرآن 371)

☆ پہلی بحث: قرآن مجید میں فتنے کے معانی

قرآن مجید میں آنے والی فتنوں کی آیات میں غور و فکر کرنے سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ فتنے کے کئی اسباب اور معانی ہیں۔ ان میں سے چند درج ذیل ہیں۔

1- فتنہ شرک کے معنی میں

اللہ تعالیٰ کا فرمان وقاتلوھم حتیٰ لا تکون فتنہ ویکون الدین کلہ اللہ فان انتھوا فان اللہ بما تعملون بصیر (انفال 39) اور تم ان سے اس حد تک لڑو کہ ان میں فساد عقیدہ نہ رہے اور دین اللہ ہی کا ہو جائے پھر اگر یہ باز آ جائیں تو اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو خوب دیکھتا ہے۔

فرمان باری تعالیٰ؛ والفتنۃ اکبر من القتل (البقرۃ 218) فتنہ قتل سے بھی بڑا گناہ ہے۔

2- فتنہ کفر کے معنی میں

فرمان باری تعالیٰ؛ فاما الذین فی قلوبھم زیغ فیتبعون ماتشابہ منہ ابتغاء

الفتنة (آل عمران 8)

پس جن کے دلوں میں کجی ہے وہ تو اس کی متشابہ آیتوں کے پیچھے لگ جاتے ہیں فتنے کی طلب کیلئے۔

فتنہ بمعنی آزمائش ' امتحان اور مصیبت و مشقت

فرمان باری تعالیٰ؛ وفتناک فتونا (طٰہٰ 4) ہم نے تجھے اچھی طرح آزمالیا۔اس آیت میں فتنہ بمعنی آزمائش کے۔

فرمان باری تعالیٰ؛ان یقولوا آمنا وھم لا یفتنون یہ کہ وہ کہیں کہ ہم ایمان لائے اور وہ آزمائے نہیں جائینگے؟اس آیت میں فتنہ سے مراد آزمائش میں مبتلا کیے جانا۔

فرمان باری تعالیٰ؛ولقد فتنا قبلھم قوم فرعون (الدخان 17)ای ابتلیناھم یقیناً ان سے پہلے ہم قوم فرعون کو بھی آزما چکے ہیں۔فتنہ بمعنی ہم نے ان کو آزمایا۔

4- فتنہ عذاب کے معنی میں

اللہ تعالیٰ کا فرمان؛ثم ان ربک للذین ھاجروا من بعد مافتنوا (النحل؛110)عذبوا جن لوگوں نے فتنوں میں ڈالے جانے کے بعد ہجرت کی۔فتنہ بمعنی سزائے دی گئی۔

فرمان باری تعالیٰ؛ذوقوا فتنتکم (الزاریات 14)اپنی سزا کا مزہ چکھو۔

فرمان؛جعل فتنہ الناس کعذاب اللہ (العنکبوت؛10)لوگوں کی ایذا دہی کو اللہ کے عذاب کی طرح بنا لیتے ہیں۔

5- فتنہ گناہ کے معنی میں

فرمان باری تعالیٰ ہے؛ومنھم من یقول ائذن لی ولا تفتنی الافتنة سقطوا(التوبہ 49)

"ان میں سے کوئی تو کہتا ہے مجھے اجازت دیجئے مجھے فتنے میں نہ ڈالتے آگاہ رہو!۔وہ تو فتنے میں پڑ چکے ہیں"

آیت میں فتنہ سے مراد گناہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے؛فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنہ او یصیبھم عذاب الیم(النور 63)

"جو لوگ حکم رسول کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہیے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آپڑے یا انہیں کوئی دکھ کی مار نہ پڑے۔

اس آیت میں بھی فتنہ گناہ کے معنی میں ہے۔

6- فتنہ ایذارسانی اور آگ میں جلنے کے معنی میں

فرمان باری تعالیٰ؛ذوقوا فتنتکم (الذاریات؛14) اپنی سزا کا مزہ چکھو۔
اس آیت میں فتنہ بمعنی آگ میں جلنا۔
فرمان باری تعالیٰ؛ان الذین فتنوا المؤمنین و المؤمنات؛ (البروج؛10)
''بیشک جن لوگوں نے مسلمان مرد اور عورتوں کو ستایا؛
اس آیت میں فتنہ سزا اور ایذا دینے کے معنی میں ہے۔
-7 فتنہ قتل اور ہلاک کرنے کے معنی میں
اللہ تعالیٰ کا فرمان؛ ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا (النساء101)
اگر تمہیں ڈر ہو کہ کافر تمہیں ستائیں گے۔اس آیت میں فتنہ بمعنی قتل کرنے کے ہے۔
-8 فتنہ سیدھے راستے سے روکنے کے معنی میں
فرمان باری تعالیٰ؛وان کادوا لیفتنونک (الاسرا؛73)لوگ آپ کو بہکا دینا چاہ رہے تھے۔
فرمان ربانی؛واحذرھم ان یفتنونک (المائدہ49)
اور ان سے ہوشیار رہیئے کہ کہیں یہ آپ کو ادھر ادھر نہ کریں۔
-9 فتنہ تردد اور گمراہی کے معنی میں:
فرمان سبحانی؛ومن یرد اللہ فتنتہ (المائدہ؛41)اور جس کا گمراہ کرنا اللہ کو منظور ہو۔
-10 فتنہ معذرت کے معنی میں۔
فرمان سبحانی؛ثم تکن فتنتھم الاان قالوا واللہ ربنا ماکنا مشرکین (الانعام)
''پھر ان کے شرک کا انجام اس کے سوا کچھ بھی نہ ہوگا کہ وہ یوں کہیں گے کہ اللہ کی قسم اپنے پروردگار کی قسم ہم مشرک نہ تھے'' اس آیت میں فتنہ سے مراد ان کا معذرت کرنا ہے۔
-11 فتنہ عبرت کے معنی میں۔
فرمان باری تعالیٰ ہے لا تجعلنا فتنة للقوم الظالمین (یونس85)
ہم کو ان ظالموں کا تختہ مشق نہ بنا
دوسرے مقام پر فرمایا؛ربنا لا تجعلنا فتنة للذین کفروا (الممتحنة؛5)
اے ہمارے رب تو ہمیں کافروں کا زیردست اور تختہ مشق نہ بنا۔
-12 فتنہ جنون اور غفلت کے معنی میں۔
فرمان ربانی فستبصر و یبصرون ، بائیکم المفتون (القلم)

پس اب تو بھی دیکھ لے گا اور یہ بھی دیکھ لیں گے کہ تم میں سے مجنون کون ہے۔

13- فتنہ سزا کے معنی میں۔

فرمان باری ہے فليحذر الذين يخالفون عن امره ان تصيبهم فتنة (النور:63)

جو لوگ حکم رسول کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہیے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست مصیبت نہ آ پڑے۔

14- فتنہ مرض کے معنی میں

فرمان باری تعالیٰ ہے اولا یرون انهم یفتنون فی کل عام مرة او مرتین (التوبہ:126)

اور کیا ان کو نہیں دکھلائی دیتا کہ یہ لوگ ہر سال میں ایک بار یا دو بار کسی نہ کسی آفت میں پھنستے رہتے ہیں۔

15- فتنہ امتحان اور آزمائش کے معنی میں۔

ان هی الا فتنتک تضل بها من تشاء (الاعراف:100)

یہ واقعہ محض تیری طرف سے ایک امتحان ہے ایسے امتحانات سے جو کو تو چاہے گمراہی میں ڈال دے۔

قرآن مجید میں فتنوں سے متعلق وارد ہونے والے معانی سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ قرآن مجید میں فتنے کے کئی معانی ہیں۔ اور فتنہ اور اس سے بچنے کا ذکر کئی جگہ پر آیا ہے۔ کبھی قرآن مال کے فتنہ سے ڈراتا ہے کبھی اولاد کے فتنہ سے، کبھی دنیاوی فتن سے اور اس کے علاوہ وہ فتنے جنکو شمار نہیں کیا جا سکتا۔

البحث الثانی فتنوں کے ظہور اور ان کی شدت کا بیان

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کے ظاہر ہونے سے متعلق آگاہ فرمایا اور انہیں فتنوں میں سے قیامت کی چھوٹی علامتوں اور بڑی علامت سے متعلق بھی آگاہ فرمایا اور ساتھ ساتھ یہ بھی بتایا کہ فتنے اتنے بڑے ہونگے کہ جس میں حق اور باطل کے درمیان امتیاز نہیں رہے گا۔ یہ آپس میں خلط ملط ہو جائینگے، آدمی صبح مومن ہوگا اور شام کو کافر ہو جائیگا شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائیگا اور وہ دنیا کے تھوڑے سے مال کے بدلے میں اپنے دین کو بیچ دیگا۔

وہ احادیث جو فتنے کے بارے میں وارد ہوئی ہیں وہ درج ذیل ہیں

1- ما رواہ ابو هريره رضی الله عنه قال قال النبی صلی الله علیه وسلم یتقارب الزمان، و یقبض العلم و یظهر الفتن ویلقی الشح و یکثر الهرج قالوا وما الهرج، قال القتل (بخاری 706)

ترجمہ؛ جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

زمانہ ایک دوسرے سے قریب ہوگا علم اٹھالیا جائے گا فتنے ظاہر ہونگے لالچ ڈال دی جائیگی (عام ہو جائیگی) اور ہرج بہت زیادہ ہوگا۔ صحابہ نے عرض کیا ہرج کیا ہے فرمایا ہرج سے مراد قتل ہے

2-ماروا ہ اسامة بن زيد رضى الله عنه قال اشرف النبى صلى الله عليه وسلم علىٰ اطم من آطام المدينة فقال هل ترون ماارى؟ قالوا لا قال فانى لارى الفتن تقع خلال بيوتكم كوقع القطر ' (متفق عليه)

ترجمہ؛ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام مدینہ کے بلند مقاموں میں سے ایک مقام پر چڑھے اور فرمایا کیا تم اس چیز کو دیکھتے ہو جسے میں دیکھ رہا ہوں۔ صحابہ نے عرض کیا نہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا میں تمہارے گھروں میں فتنوں کو اس طرح واقع ہوتا دیکھ رہا ہوں جس طرح بارش برستی ہے۔

3-ماوراہ عبدالله بن عمر و بن العاص رضى الله عنهما ان النبى صلى الله عليه وسلم قال انه لم يكن نبى قبلى الاكان حقا عليه ان يدل امته على خيرما يعلمه لهم و ينذرهم شرما يعلمه لهم وان امتكم هذه جعل عافيتها فى اولها و سيصيب آخر ها بلاء و امور تنكرو نها و تجئى فتنة فيرقق بعضها بعضا و تجى الفتنة فيقول المومن هذه مهلكتى ثم تنكشف و تجى الفتنة فيقول المومن هذه هذه (مسلم 1844) كتاب الامارة

جناب عبداللہ بن عمرو بن العاص سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا مجھ سے پہلے جتنے بھی انبیاء آئے ان سب کا اپنی قوم پر یہ حق تھا کہ وہ اپنی قوم کی رہنمائی ایسے خیر کی طرف کریں جو وہ جانتے تھے اور وہ ان کو ایسے شرور سے محفوظ رکھیں جنہیں وہ شر گردانتے تھے اور تمہاری اس امت کے پہلے لوگوں میں عافیت رکھ دی گئی۔ اور عنقریب تمہارے بعد آنے والے ایسے مصائب اور معاملات سے دو چار ہونگے جنہیں تم پہچانتے نہ ہونگے۔ اور ایسے فتنے آئیں گے کہ پہلا فتنہ دوسرے سے ہلکا معلوم ہوگا۔ اور ایسے فتنے آئیں گے کہ مومن کہے گا کہ یہی میری ہلاکت کا سبب ہے پھر وہ واضح ہو جائے گا اور دوسرا فتنہ آئیگا تو مومن کہے گا یہی ہے یہی ہے (میری ہلاکت کا سبب)۔

4-حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بادروا بالاعمال فتنا كقطع الليل المظلم يصبح الرجل مومنا و يمسى كا فرا ويمسى مومنا و يصبح كا فرا يبيع دينه بعرض من الدنيا (مسلم 118) كتاب الايمان

ترجمہ؛ جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جلدی کرو نیک اعمال کے کرنے میں ان فتنوں کے وقت کہ وہ اندھیری رات کی طرح ہونگے آدمی صبح کریگا حالت ایمان

میں اور شام کو کافر ہوگا اور شام کریگا ایمان کی حالت میں اور صبح کو کافر ہوگا اور وہ اپنے دین کو دنیا کے تھوڑے سے مال کے بدلے میں بیچ دیگا۔

46180

5-وروی حذیفة رضی الله عنه ان عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال ایکم یحفظ قول رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الفتنة؟ فقال حذیفة رضی الله عنه انا احفظ قال هات انک لجریء، قال قال صلی الله علیه وسلم فتنة الرجل فی اهله وماله وجاره تکفرها الصلاة والصدقة والامر بالمعروف والنهی عن المنکر قال لیست هذه ولکن التی تموج کموج البحر قال؛ یا امیر المومنین لا باس علیک منها ان بینک و بینها بابا مغلقا ' قال یفتح اویکسر قال لا بل یکسر قال ذلک احدیٰ الایغلق قلنا علم الباب قال نعم کما ان دون غدا اللیلة' انی حدثته حدیثا لیس بالا غالیط ' فهبنا ان نساء ' وامرنا مسروفا فساله من الباب قال عمر (بخاری 7089)

جناب حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک جناب عمر بن ابن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کون ہے تم میں سے جس کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات فتنوں کے بارے میں یاد ہیں؟ جناب حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے یاد ہیں۔ جناب عمر نے کہا آپ دلیر آدمی ہیں آپ بیان کیجئے جناب حذیفہ نے کہا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرد کی آزمائش اس کے اہل وعیال میں اور اس کے مال میں اور اس کے ہمسائے میں ہے ان آزمائش کو مٹانے والی چیزوں میں نماز' صدقہ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے۔ جناب عمر نے کہا کہ میری مراد یہ فتنے نہیں بلکہ وہ فتنے ذکر کرو جو دریا کی طرح موجیں مارے گا حذیفہ نے کہا اے امیر المومنین اس میں کوئی حرج نہیں ہیں۔ بیشک فتنہ اور آپ کے درمیان ایک بند دروازہ ہے جناب عمر نے کہا کہ وہ دروازہ کھولا جائیگا یا توڑ دیا جائیگا' جناب حذیفہ نے فرمایا نہیں! وہ توڑ دیا جائیگا۔ جناب عمر نے فرمایا یہ زیادہ لائق ہے کہ اس کو بند نہ کیا جائے۔ ہم نے کہا کہ کیا وہ دروازے کو جانتے تھے حذیفہ نے فرمایا ہاں وہ اسی طرح جانتے تھے جس طرح دن کے بعد رات ہے راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان سے حدیث بیان کی اس میں غلطیاں یا کہانیاں نہیں ہیں ہم ڈرے سوال کرنے سے کہ دروازے سے مراد کون ہے اور ہم نے مسروق سے کہا کہ وہ جناب حذیفہ سے اس دروازے سے متعلق سوال کرے تو جناب حذیفہ نے فرمایا کہ اس دروازہ سے مراد عمر رضی اللہ عنہ ہیں

6-وعن عوف بن مالک رضی الله عنه قال اتیت النبی صلی الله علیه وسلم فی غزوة تبوک وهو فی قبة من ادم فقال اعدد ستا بین یدی الساعة 'موقی ثم فتح بیت المقدس ثم

موتان یاخذ فیکم کقعاص الغنم ' ثم استفاضة المال حتی یعطی الرجل مائة دینار فیظل ساخطا ثم فتنة لا یبقی بیت من العرب الادخلته ثم هدنة تکون بینکم و بین بنی الاصفر فیغدورن فیاتونکم تحت ثمانین غایة تحت کل غایة اثنا عشر الفا(بخاری ؛3176)

ترجمہ؛ جناب عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں غزوہ تبوک کے موقع پر آپ کے پاس آیا اور آپ ایک چمڑے کے خیمہ میں تھے آپ نے فرمایا تم قیامت کے آنے سے پہلے چھ چیزوں کو شمار کرو اول میرا مرنا' دوسرا بیت المقدس کا فتح ہونا' تیسری تم میں ایک عام وبا پھیلے گی جیسے بکریوں کی بیماری ہوتی ہے۔ چوتھا مال بہت زیادہ ہوگا یہاں تک کہ اگر کسی شخص کو سو دینار دیئے جائیں گے وہ ناراض ہوگا پانچواں پھر ایک فتنہ ظاہر ہوگا جو عربوں کے گھر میں داخل ہوگا چھٹا پھر تمہارے درمیان اور رومیوں کے درمیان ایک صلح ہوگی اور وہ عہد شکنی کریں گے اور اسی (80) جھنڈوں کا لشکر لے کر تم پر چڑھائی کریں گے ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہونگے۔

7-وعن حذیفة رضی الله عنه قال والله انی لا علم الناس بکل فتنة هی کائنة فیمابینی و بین الساعة وما بی الاان یکون رسول الله صلی الله علیه وسلم اسر الی فی ذلک شیا لم یحدثه غیری ولکن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال وهو یحدث مجلسا انا فیه عن الفتن فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو بعد الفتن منهن ثلاث لایکن یذرن شیاء ومنهن فتن کریاح الصیف منها صغار و منها کبار ' قال حذیفة فذهب اولئک الرهط کلهم غیری ٠(اخرجه مسلم 2891)

ترجمہ؛ جناب حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قسم میں ہر وہ فتنہ جو میرے درمیان اور قیامت کے درمیان واقع ہونے والا ہے میں اس کو لوگوں میں سب سے زیادہ جانتا ہوں اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فتنوں کے بارے میں جو راز بتائے وہ میرے علاوہ کسی اور کو نہیں بتائے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کے بارے میں ایک ایسی مجلس میں گفتگو فرمائی جس میں میں بھی موجود تھا آپ نے فتنوں کو شمار کرتے ہوئے فرمایا کہ فتنوں میں سے تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی نہیں چھوٹے گا۔ اس میں سے ایسے فتنے ہیں جو تیز آندھی کی طرح ہونگے اور ایسے فتنے ہونگے جو چھوٹے اور بڑے ہونگے' حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کی پوری جماعت میرے علاوہ گزر چکی ہے۔

تیسری بحث

فتنوں سے بچنے اور ان سے دور رہنے کے طریقے

جس وقت کوئی مسلمان بڑے بڑے فتنوں سے نبرد آزما ہوتا ہے تو وہ کوئی ایسی پناہ گاہ نہیں پاتا جو اللہ

کی پناہ سے زیادہ امن والی ہو۔اوراس بحث میں بعض وہ چیزیں پیش خدمت ہیں جس کے ذریعے بندہ فتنے کے وقت اپنے آپ کو محفوظ رکھ سکتا۔

1-کتاب اللہ اور سنت رسول کو مضبوطی سے تھامنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا واذکرو انعمة اللہ علیکم اذکنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمته اخوانا و کنتم علی شفاحفرة من النار فانقذکم منها کذلک یبین اللہ لکم آیاته لعلکم تهتدون (آل عمران 103)

ترجمہ؛ اورتم اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رہواور آپس میں تفرقہ بازی نہ کرواورتم اللہ کی ان نعمتوں کو یاد کروجواس نے تم پر کی جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اللہ نے تمہارے دلوں میں محبت ڈال دی اورتم اس کی نعمت سے بھائی بھائی ہوگئے اورتم آگ کے گھڑے کے کنارے پر تھے اس نے تم کو بچایا اسی طرح اللہ تمہارے لیے اپنی نشانیاں ظاہر کرتا ہے تاکہ تم سیدھی راہ پر ہوجاؤ۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں' اللہ نے ان کو جماعت کے ساتھ رہنے کا حکم دیا اوران کو تفرقہ سے منع کیا اور تفرقہ سے رکنے کے بارے میں اور جمعیت اور متحد ہونے کے بارے میں بے شمار احادیث موجود ہیں (تفسیر القرآن العظیم 389/1)

2-صحیح عقیدہ کو مضبوطی کے ساتھ پکڑنا اور اس کو خرافات سے بچانا

اللہ تعالیٰ کا فرمان؛ الذین آمنوا وله یلبسوا ایمانهم بظلم اولئک لهم الامن وهم معتدون (انعام)

ترجمہ؛ وہ لوگ جو ایمان لے کر آئے اورانہوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ خلط ملط نہیں کیا یہی لوگ ہیں جن کیلئے امن ہوگا اور وہ ہدایت یافتہ ہونگے۔

امام سعدی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ(الذین آمنوا ولم یلبسوا) وہ لوگ جو ایمان لائے اورانہوں نے خلط ملط نہیں کیا یعنی انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ نہ ملایا (ایمانهم بظلم اولئک لهم الامن وهم معتدون) امن کی تفسیر کرتے ہوئے امام صاحب فرماتے ہیں کہ امن حاصل ہو خوف' عذاب اور بدبختی سے اور ہدایت حاصل ہو سیدھے راستے کی طرف اگر انہوں نے اپنے ایمان کو مطلق طور پر ظلم کے ساتھ نہ ملایا اور ایمان کو شرک اور نافرمانی کے ساتھ نہ ملایا تو ان کو مکمل امن حاصل ہوگا اور مکمل ہدایت

حاصل ہوگی اور اگر انہوں نے اپنے ایمان کو اللہ وحدہ لاشریک کے ساتھ شرک کر کے خلط ملط نہ کیا لیکن انہوں نے برے اعمال کیے تو ان کو ہدایت اور امن کا اصل مقصد حاصل ہو جائیگا اگر چہ ان کو کمال مقصد حاصل نہ ہو اور آیت کے مفہوم سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جن کو یہ دو چیزیں حاصل نہ ہو جائیں (جو آیت کے پہلے حصے میں مذکور ہیں) تو ان کو امن اور ہدایت نصیب نہیں ہوتا بلکہ وہ گمراہی اور بدبختی کے مستحق بن جاتے ہیں (تیسیر الکریم الرحمٰن 262/2)

امام شوکانی اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ رب العالمین نے حکم دیا ہے کہ وہ دین اسلام کو یا قرآن مجید کو تھام کر متحد ہو جائیں اور ان کو تفرقہ پیدا کرنے اور دین میں اختلاف کرنے سے منع کیا ہے۔ (فتح القدیر 367/1)

3-اللہ تعالیٰ کی عبادات اور فرمانبرداری کثرت سے کرنا

عن معقل بن یسار رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الجبارۃ فی الھرج کھجرۃ الی (مسلم 2948)

ترجمہ؛ جناب معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بیشک نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ ہرج کے وقت میں عبادت کرنا اس طرح ہے گویا کہ میری طرف ہجرت کرنا۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہاں ہرج سے مراد فتنہ اور لوگوں کے معاملات کا خلط ملط ہونا ہے اور ایسے موقع پر کثرت عبادت کی فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ لوگ اس سے عبادت غافل ہو جائیں گے اور دوسرے کاموں میں مشغول ہو جائینگے اور اس عبادت کیلئے چند مخصوص لوگ ہی فارغ ہوتے ہیں۔

اور امام منذری فرماتے ہیں کہ ہرج سے مراد اختلافات اور فتن ہیں اور بعض احادیث میں اس کی تفسیر قتل کے ساتھ کی گئی ہے کیونکہ فتنے اور اختلافات یہ قتل کی وجہ سے ہی ہوتے ہیں لہٰذا سبب کی جگہ پر مسبب کو کھڑا کیا جائیگا۔ (الترغیب والترہیب 128/4)

اور عبادت کی مثال ہجرۃ کے ساتھ دینے سے مراد یہ ہے کہ پہلے وقت کے لوگ دار الکفر اور اس کے رہنے والوں سے دار السلام اور اسلام والوں کی طرف بھاگ رہے ہیں۔

پس جب فتنے واقع ہو گئے تو ہر شخص پر یہ متعین ہو گیا کہ وہ اپنے دین کو بچانے کیلئے فتنے سے نکل کر اللہ کی عبادت کی طرف نکلے۔ اور وہ اس قوم کو اس کی حالت پر چھوڑ دے یہ ہجرت کی اقساموں میں سے ایک قسم ہے۔ عارضۃ الاحوذی (53/9)

فتنوں سے نجات اور ان سے محفوظ رہنے کا طریقہ یہ ہے کہ لوگ اللہ کی عبادت کی طرف متوجہ ہوں۔

اور اللہ کی مخلوق میں سے جو مخالفین ہیں ان سے علیحدہ رہیں جس طرح کہ اس بات پر گذشتہ حدیث دلالت کرتی ہے۔(عارضۃ الاحوذی 53/9)

4-کثرت سے اللہ کا ذکر اور استغفار کرنا

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے فقلت استغفروا ربکم انه کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا (نوح)

ترجمہ؛ اور میں نے کہا کہ اپنے رب سے اپنے گناہ بخشواؤ اور معافی مانگو وہ یقیناً بڑا بخشنے والا ہے

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے فاذکرونی اذکرکم (البقرہ 152) تم میرا ذکر کرو میں بھی تمہیں یاد کرونگا۔

جناب سعید بن جبیر اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم مجھے میری اطاعت کر کے یاد کرو میں تمہاری مغفرت کر کے تمہارا ذکر کرونگا اور ایک روایت میں ہے کہ اپنی رحمت کے ساتھ یاد کرونگا اور یہ بھی کہا گیا کہ تم مجھے نعمت اور خوشحالی میں یاد کرو میں تمہیں مصائب اور مشکلات میں یاد رکھونگا۔(تفسیر القرآن ابن کثیر 196/1) معالم التنزیل للبغوی 128/1

5-نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا

یہ وہ کام ہے جس کے ذریعہ برائی کو دور کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے فلما نسوا ماذکروا به انجینا الذین ینهون عن السوء واخذ نا الذین ظلموا بعذاب بئیس بما کانوا یفسقون (الاعراف 165) ترجمہ؛ جب وہ اس امر کے تارک ہی رہے جو ان کو سمجھایا جاتا تھا تو ہم نے ان لوگوں کو بچالیا جو اس بری عادت سے منع کرتے تھے اور ان لوگوں کو جو کہ زیادتی کرتے تھے ایک سخت عذاب میں پکڑلیا اس وجہ سے کہ وہ بے حکمی کیا کرتے تھے۔

امام ابن کثیر اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے منع کرنے والوں کی نجات اور ظلم کرنے والوں کی ہلاکت کا واضح طور پر ذکر فرمایا ہے۔

اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کی نجات کی تشبیہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ساتھ دی۔ اور فرمایا مثل القائم علی حدود الله والواقع فیها کمثل قوم استهموا علی سفنیة فاصاب بعضهم علاها و بعضهم اسفلها فکان الذین فی اسفلها اذا استقوا من الماء مروا علیٰ من فوقهم فقالوا لوانا خرقنا فی مصیبتنا حرقا ولم نؤذمن فوقنا فان ترکوهم ماارادو هلکوا جمیعا وان اخذوا علی ایدیهم نجوا و

نجوا جميعا (بخاری 2493 كتاب الشركه)

ترجمہ؛ جو شخص اللہ کی باندھی ہوئی حدوں پر قائم ہے (آگے نہیں بڑھتا) اور جو ان میں گھس گیا (گناہ میں پڑ گیا) دونوں کی مثال ان لوگوں کی سی ہے جنہوں نے جہاز میں قرعہ ڈال کر جگہ تقسیم کر لی۔ کسی نے اوپر کا درجہ لیا کسی نے نیچے کا اب جو لوگ نیچے کے درجے میں رہے وہ پانی لینے کیلئے اوپر کے درجے والوں کے پاس سے گذرے پھر کہنے لگے اگر ہم نیچے کے درجہ میں ایک سوراخ کر لیں تو بار بار آنے سے اوپر والوں کو تکلیف نہ دینگے اگر اوپر والے ان کو چھوڑ دیں ایسا کرنے دیں تو سب ڈوب کر تباہ ہونگے اور اگر ان کو روکیں تو خود بھی بچیں گے اور دوسرے بھی۔

6-اللہ تعالیٰ پر توکل اوراعتماد کرنا

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ ومن يتوكل على الله فهو حسبه (الطلاق3)

ترجمہ اور جو شخص اللہ پر توکل کریگا اللہ اسے کافی ہوگا۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا۔ الذين قال لهم الناس ان الناس قدجمعوا لكم فاخشوهم فزادهم ايمانا قالوا حسبنا الله و نعم الوكيل فانقلبوا بنعمة من الله و فضل لم يمسسهم سوء واتبعوا رضوان الله والله ذو فضل عظيم (آل عمران)

ترجمہ؛ وہ لوگ کہ جب ان سے لوگوں نے کہا کہ کافروں نے تمہارے مقابلے پر لشکر جمع کر لئے ہیں، تم ان سے خوف کھاؤ تو اس بات نے انہیں ایمان میں اور بڑھا دیا اور کہنے لگے ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے (نتیجہ یہ ہوا کہ) اللہ کی نعمت و فضل کے ساتھ یہ لوٹے، انہیں کوئی برائی نہیں پہنچی، انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی پیروی کی، اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔

جناب عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ جب جناب ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا جا رہا تھا تو جناب ابراہیم علیہ السلام نے صرف اللہ پر ہی بھروسہ کیا اور فرمایا حسبنا الله و نعم الوكيل.

7-نمازوں کی حفاظت اور کثرت کے ساتھ عبادت کرنا۔

یہ بھی فتنوں سے نجات کا ایک سبب ہے کہ نمازوں کی حفاظت اور بہت زیادہ دعائیں مانگی جائیں جناب ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں؛ استيقظ النبي صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فقال سبحان الله ماذا انزل الليلة من الفتن وما ذا فتح من الخزائن ايقظوا صواحب الحجر فرب كا سية فى الدنيا عارية فى الاخرة.

ترجمہ؛ آپ علیہ السلام ایک رات نیند سے جاگے تو فرمایا سبحان اللہ آج رات کو (آسمان سے دنیا

میں) کیا کیا فتنے اترے اور کیا کیا (رحمت کے) خزانے کھلے (اے لوگو) ان حجرے والیوں کو عبادت کیلئے جگاؤ بہت سی عورتیں دنیا میں کپڑے پہنے ہوئے ہیں آخرت میں ننگی ہونگی۔

امام ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ فتنوں کے اترنے سے پہلے پہلے انسان عاجزی اختیار کرے۔

8-مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنا اور تفرقہ سے بچنا

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔یاایھاالذین امنوااتقوالله حق تقاته ولا تموتن الاوانتم مسلمون واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا (آل عمران ؛102-103)

ترجمہ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے اتنا ڈرو جتنا اس سے ڈرنا چاہئے اور دیکھو مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا۔اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو سب مل کر مضبوط تھام لو اور پھوٹ نہ ڈالو۔

اسی طرح آپ علیہ السلام کے ایک جلیل القدر صحابی جناب حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔وہ فرماتے ہیں کہ كان الناس يسئلون رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الخير و كنت اسأله عن الشر مخافة ان يدرى كنى فقلت؛ يا رسول الله؛ انا كنا فى جاهلية و شر فجاء نا الله بهذا الخير فهل بعد هذا الخير من شر؟

فقال نعم ' قلت ' وهل بعد ذلك الشرمن خير؟ قال؛ نعم و فيه دخن ' قلت وما دخنه؟ قال قوم يهدون بغير هدييى' تعرف منهم و تنكر ' قلت ' فهل بعدذلك الخير من شر؟ قال 'نعم دماة على ابواب جهنم من اجابهم قذفوه فيها' قلت يا رسول الله' صفهم لنا قال هم من جلدتنا ويتكلمون بالسنتنا قلت فماتامرنى ان ادرى كنى ذلك؟ قال؛ تلزم جماعة المسلمين و امامهم ' قلت فان لم يكن لهم جماعة وامام؟ قال فاعتزل تلك الفرق كلها ولو ان تعض اصل شجرة . حتى بدرى كك الموت وانت على ذلك' (بخارى 7084) كتاب الفتن.

ترجمہ؛ جناب حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ آپ علیہ السلام سے خیر کی باتوں کے بارے میں پوچھتے اور میں برائی (فتنے اور فساد) کے بارے میں پوچھتا اس ڈر سے کہ کہیں اس میں گرفتار نہ ہو جاؤں' میں نے کہا یا رسول اللہ ہم لوگ جاہلیت اور خرابی میں گرفتار تھے پھر اللہ یہ بھلائی ہم پر لے آیا (اسلام کی توفیق دی) اب اس بھلائی کے بعد کیا پھر برائی پیدا ہوگی آپ نے فرمایا ہاں! میں نے پوچھا پھر اس برائی کے بعد پھر بھلائی ہوگی آپ نے فرمایا ہاں! مگر اس میں دھواں ہوگا میں نے عرض کیا دھواں سے کیا مراد ہے آپ نے

فرمایا ایسے لوگ پیدا ہونگے جو (پورا پورا) میری سنت پر نہیں چلیں گے ان کی کوئی کوئی بات اچھی ہوگی کوئی کوئی بری میں نے پوچھا پھر اس بھلائی کے بعد برائی ہوگی آپ نے فرمایا ہاں اس وقت دوزخ کی طرف بلانے والے دوزخ کے دروازوں پر کھڑے ہونگے جو کوئی ان کی بات مانے گا بس اس کو دوزخ میں جھونک دینگے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان لوگوں کی صفت بیان فرمایئے (تا کہ ہم ان کو پہچان لیں) آپ نے فرمایا یہ لوگ (بظاہر) تو ہماری جماعت (یعنی مسلمانوں میں سے ہونگے ہماری ہی زبان بولیں گے) میں نے کہا یا رسول اللہ اگر میں یہ زمانہ پاؤں تو کیا کروں آپ نے فرمایا ایسا کرو کہ مسلمانوں کی جماعت اور امام کے ساتھ رہ میں نے کہا اگر اس وقت جماعت نہ ہو اور نہ امام ہو فرمایا تو پھر ایسا کر کہ ان تمام فرقوں سے الگ رہو (جنگل میں دور دراز چلے جاؤ) اگر وہاں (کچھ کھانے کو نے ملے) تو ایک درخت کی جڑ کو چباتا رہے یہاں تک کہ تجھے موت آجائے (تو یہ تیرے حق میں بہتر ہے)۔

9-ظاھر اور باطنی فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ پکڑنا۔

آپ علیہ السلام نے صحابہ کرام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا تعوذوا باللہ من الفتن ماظھر منھا وما بطن قالوا؛ نعوذ باللہ من الفتن ماظھر منھا وما بطن (مسلم 2867) کتاب الجنة.

. ترجمہ؛ ظاہری اور باطنی فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ پکڑو تو صحابہ کرام کہنے لگے ہم ظاہری اور باطنی فتنوں سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔

آپ علیہ السلام نے فتنوں سے محفوظ رہنے کیلئے دعائیں بھی سکھائی ہیں۔ جن کو پڑھنے سے انسان فتنوں سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ ذیل میں چند دعائیں پیش خدمت ہیں۔

جناب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

☆ اللھم انی اعوذبک من الکسل والھرم والمائم والمغرم ومن فتنة القبر و عذاب القبر ومن فتنة النار ومن شر فتنة الغنی واعوذبک من فتنة الفقر واعوذبک من فتنة المسیح الدجال (بخاری 6368) کتاب الدعوات

☆ جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا؛

اذا فرغ احسن کم من التشھد الاخر فلیتعوذ باللہ من اربع من عذاب جھنم ومن عذاب القبر ومن فتنة المحیا والممات ومن شر المسیح الدجال • (مسلم 1588)

ترجمہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تم آخری تشہد سے فارغ ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ سے چار چیزوں

سے پناہ مانگو(۱) جہنم کے عذاب سے (۲) قبر کے عذاب سے (۳) زندگی اور موت کے فتنے سے (۴) اور مسیح الدجال کے فتنے کے شر سے۔

☆ **اللھم انی اعوذبک من عذاب القبر و اعوذبک من فتنۃ المسیح الدجال واعوذبک من فتنۃ المحیا والممات اللھم انی اعوذبک من المائم والمغرم(بخاری 832)**

ترجمہ؛اے اللہ بلاشبہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں عذاب قبر سے اور تیری پناہ میں آتا ہوں فتنہ مسیح الدجال سے اور تیری پناہ میں آتا ہوں فتنہ زندگی وموت سے'اے اللہ! یقیناً میں تیری پناہ میں آتا ہوں گناہ سے اور قرض سے۔

☆ **اللھم انی اعوذبک من عذاب القبر و من عذاب جھنم و من فتنۃ المحیا و الممات و من شر فتنۃ المسیح الدجال (بخاری 832' مسلم 588)**

☆ **اللھم انی اعوذبک من البخل و اعوذبک من الجبن واعوذبک من ان ارد انی ارذل العمر و اعوذبک من فتنۃ الدنیا وعذاب القبر (بخاری 23/6)**

ان دعاؤں میں جہاں بری خصلتوں سے پناہ کا ذکر ہے وہاں فتنوں سے محفوظ رہنے کا بھی تذکرہ ہے' اسی طرح کتب احادیث میں بے شمار ایسی دعائیں ہیں جن کے ذریعے فتنوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کا درس ملتا ہے۔لیکن یہاں طوالت کی وجہ سے انہیں دائرہ تحریر میں لانا محال ہے۔

اس پوری گفتگو سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو چاہیے کہ وہ فتنوں کو پہچانے اور اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ فتنوں کے بارے میں معلومات حاصل کرے کہ کونسا فتنہ ظاہری ہے اور کونسا باطنی ہے اور یہ فتنے کہاں سے کیسے اور کب آئینگے؟ جب ان تمام چیزوں کا علم ہوگا۔تو یقینی طور پر اس میں فتنوں سے محفوظ رہنے کی قوت پیدا ہوجائیگی۔

اور یہ بھی علم میں ہونا چاہیے کہ فتنوں کے اسباب کیا کیا ہیں اور ان کو دور کس طرح کیا جاسکتا ہے۔

لہٰذا جب ہمیں ان تمام چیزوں کا علم ہوگا تو یقینی طور پر ہم فتنوں سے بچاؤ کے طریقوں کو اختیار کرینگے' وگرنہ یاد رکھیئے کہ اگر ہم نے فتنوں سے بچاؤ کے طریقوں کو اختیار نہ کیا تو فتنوں کا سیلاب ہمیں تنکوں کی طرح بہا لے جائے گا اور ہم لاشعوری طور پر ان فتنوں میں مبتلا ہوجائینگے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا وآخرت کے فتنوں سے محفوظ فرمائے۔(آمین)